تبرکات کی برکات

10-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَیُصَافِحُہٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ

یعنی اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحبّت رکھنے والے، جب آپس میں ملیں اور ہاتھ ملائیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے

جاتے ہیں۔(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی،۳/۹۵،حدیث:۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆نگاہیں نیچی کئے سے بَیان سُنوں گا۔☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! آج کے اس ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ہم **''تبرکات کی برکات''**، تبرکات کے ثبوت میں قرآنی واقعات، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس تبرکات کی تعظیم کے واقعات، تبرکات کی تعظیم کے فائدے اور تبرکات کی بے ادبی کے نقصانات سُنیں گے۔ آیئے! پہلے تبرکات کی بَرَکت پر مشتمل ایک

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

قمیصِ یوسُف سے شفا

سورۂ یوسف میں اللہ پاک کے محترم نبی حضرت یعقوب اور حضرت یوسُف عَلَیۡہِمَا السَّلَام کا واقعہ بیان ہوا ہے، جب حضرت یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے دھوکے سے کنویں میں ڈال دیا اور کچھ تاجر انہیں کنویں سے نکال کر مصر لے گئے اور وہاں بیچ دیا، تو حضرت یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام اپنے بیٹے حضرت یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کی جدائی سے بڑے غمگین ہوئے اور اس غم میں آنسو بہا بہا کر ان کی آنکھوں کی روشنی متاثِّر ہوگئ، کئی سال بعد جب حضرت یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کو اپنے بھائیوں کے ذریعے والدِ محترم کی آنکھوں کی روشنی متاثِّر ہونے کا معلوم ہوا تو انہوں نے اپنی قمیصِ مبارک تَبَرُّک کے طور پر اپنے والدِ محترم کیلئے بھیجی اور جو کچھ فرمایا، قرآنِ پاک میں وہ یوں بیان کیا گیا ہے، چنانچہ

پارہ 13 سُورۂ یُوسف کی آیت نمبر 93 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِذۡهَبُوۡا بِقَمِيۡصِىۡ هٰذَا فَاَلۡقُوۡهُ عَلٰى وَجۡهِ اَبِىۡ يَاۡتِ بَصِيۡرًا ۚ (پ۱۳، یوسف: ۹۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: میرا یہ کرتا لے جاؤ اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے

جب حضرت یوسف عَلَیۡہِ السَّلَام کے بھائیوں نے وہ کُرتا حضرت یعقوب عَلَیۡہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالا تو کیا ہوا، اسے کچھ آیات کے بعد یوں بیان کیا گیا ہے:

فَلَمَّاۤ اَنۡ جَآءَ الۡبَشِيۡرُ اَلۡقٰٮهُ عَلٰى وَجۡهِهٖ فَارۡتَدَّ بَصِيۡرًا ۚ (پ۱۳، یوسف: ۹۶)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا، اسی وَقت وہ دیکھنے والے ہوگئے

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: جمہور (اکثر) مُفَسِّرِین (رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) فرماتے ہیں:

خوشخبری سنانے والے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی یہودا تھے۔یہودا نے کہا:حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس خون آلودہ(یعنی خون سے تَر) قمیص بھی میں ہی لے کر گیا تھا، میں نے ہی کہا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیڑیا کھا گیا، میں نے ہی اُنہیں غمگین کیا تھا،اس لئے آج کُرتا بھی میں ہی لے کر جاؤں گا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی زندگی کی خبر بھی میں ہی سناؤں گا۔چنانچہ یہودا کُرتا لے کر80 فرسنگ(یعنی240 میل)دوڑتے ہوئے آئے۔یہودا نے جب حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے پر ڈالی تو اُسی وَقْت ان کی آنکھیں درست ہوگئیں اور کمزوری کے بعد قُوَّت اور غم کے بعد خوشی لوٹ آئی،پھر حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ پاک کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام زندہ ہیں اور اللہ پاک ہمیں آپس میں ملادے گا۔(تفسیرکبیر،یوسف،تحت الآیۃ:۹۶، ۶/۵۰۸،جمل مع جلالین،یوسف،تحت الآیۃ:۹۶، ۴/۸۰،ملتقطاً)(صراط الجنان،۵/۵۴ملخصاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے!حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام خود نبی ہیں،وہ ایک اور نبی،اپنے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے آنکھوں کے مرض کیلئے تَبَرُّک کے طور پر اپنا کُرتا بھیج رہے ہیں اور جب اس کُرتے کو ان کے چہرے پر ڈالا گیا تو اللہ پاک نے انہیں آنکھوں کی بیماری سے شفا عطا فرمادی۔اس سے معلوم ہوا!بزرگوں سے نسبت رکھنے والی چیزوں کو بَرَکت والی سمجھنا اور ان سے برکتیں لینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ رہا ہے اور اس واقعے کو قرآنِ پاک میں ذکر فرمانا،اس بات کا اعلان ہے کہ **تبرکات سے فائدہ** ہوتا ہے۔آیئے!نسبت کی بَرَکت پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں،چنانچہ

قحط سالی سے نجات مل گئی!

مشہور مُحدِّث حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلَوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بارشوں کا سلسلہ رک گیا، لوگوں کی دُعاؤں کے باوُجود بارِش نہ ہوئی، چنانچہ حضرت نظامُ الدِّین اولیا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لے کر عرض کی: اے اللہ پاک! یہ اس خاتون کے دامن کا دھاگا ہے جس پر کبھی کسی اجنبی شخص کی نظر نہیں پڑی، میرے مولیٰ! اسی دھاگے کے صدقے رحمت کی بارِش برسا دے! ابھی دعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رحمت کے بادل چھا گئے اور چھما چھم بارش شروع ہو گئی۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۹۴ ملخصًا)

تبرکات کے فوائد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ بزرگانِ دین رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کے جسم سے نسبت رکھنے والے لباس کے ایک دھاگے کی بھی کیسی شان ہے کہ اسے ہاتھ میں رکھ کر مانگی گئی دعا قبول ہو گئی۔ اللہ پاک جو تمام برکتوں کا مالک ہے، اُس ربِّ کریم نے اپنے ان نیک بندوں کو دنیا جہاں کی ایسی برکتوں سے نوازا ہوتا ہے کہ جو چیزیں ان سے منسوب ہو جائیں، وہ بھی بابرکت ہو جاتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین سے منسوب چیزیں بڑی بَرَکت والی اور فیض پہنچانے والی ہوتی ہیں، یعنی ان مُقدّس تَبَرُّکات کا ادب واِحترام کرنے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کو ان تَبَرُّکات سے خوب **فیض** ملتا ہے۔

آیئے! سُنتے ہیں کہ تَبَرُّک سے کیا مراد ہے، چنانچہ

تَبَرُّک کسے کہتے ہیں۔۔۔؟؟؟

تَبَرُّک سے مراد انبیائے کرام عَلَیۡھِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیۡھِمُ الرِّضْوَان بزرگانِ دِین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی وہ چیزیں جو بَرَکت کے طور پر رکھی جائیں۔(تبرکات کا ثبوت، ص۲ ملخصاً) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جسمِ مبارَک سے چھو جانے والی اور نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز بھی مُتَبَرَّک (بَرَکت والی) ہے، اسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن و بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مبارک جسموں سے چُھو جانے والی (اور نسبت رکھنے والی) ہر چیز بھی مُتَبَرَّک (بَرَکت والی اور تعظیم کے قابل) ہے۔ (تبرکات کا ثبوت، ص۴،۳ ملتقطاً) لہٰذا ہمیں ہر اس چیز کا ادب و احترام کرنا چاہیے جسے بزرگوں سے نسبت ہو جائے۔ ان کے مُوئے مبارک (بال)، قمیص، جُبّہ، دستار، پیالہ، ان کا جھوٹا الغرض! ان سے نسبت رکھنے والا کوئی تنکا ہو یا لباس کا دھاگا ہو اس کا ادب و احترام کرنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ برکتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فیض پانے کیلئے کامل اعتماد شرط ہے!

اے عاشقانِ رسول! تَبَرُّکات سے فیض پانے کیلئے یقین پکّا ہونا چاہئے، کچا یقین نہ ہو، مَثَلاً یہ سوچنا کہ فُلاں بُزرگ سے یا فُلاں ولی کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہو گا یا نہیں ہو گا، مُوئے مبارک سے برکتیں ملتی ہیں یا نہیں، زَم زَم شریف پینے سے بیماریاں دُور ہوتی ہیں یا نہیں؟ تعویذات سے مشکلات حل ہوتی ہیں یا نہیں، دَم دُرود سے فائدہ ہوتا ہے یا نہیں وغیرہ۔ اس طرح کے کچے اور عجیب وغریب خیالات سے کوئی وظیفہ یا تعویذ فائدہ نہیں دیتا۔ یقین جتنا پکا ہو گا، اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے فیض بھی اُسی قدر زیادہ ملے گا کیونکہ فیض پانے کے لیے یقین کا پکا ہونا شرط ہے۔

یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ جس نے صرف اپنی غرض کے لیے ہی وظائف کیے تو

اسے ثواب نہیں ملے گا۔ لہٰذا وظائف صرف و صرف اللہ پاک کی رِضا کے لیے کرے اور اس کے وسیلے سے اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا کام پورا ہونے کی دعا بھی کی جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! تَبَرُّکات سے برکتیں ملتی، مشکلات دور ہوتی اور مصیبتیں ٹلتی ہیں یہ عقیدہ رکھنا کوئی بُری یا نئی بات نہیں، اس لئے کہ قرآنِ پاک کی کئی آیاتِ مبارکہ میں تَبَرُّکات کی اَہَمِیَّت اور پچھلی اُمّتوں کے تَبَرُّکات سے فیض پانے کے واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ "**تابوتِ سکینہ**(وہ بَرَکت والا صندوق جس میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے تَبَرُّکات رکھے جاتے تھے) سے **بنی اسرائیل** کا برکتیں لینا، **محرابِ مریم** میں حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام کا دُعا مانگنا اور اس کا قبول ہونا" تَبَرُّکات سے برکتیں پانے کے یہ وہ واقعات ہیں جو قرآنِ پاک میں بڑی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے! تَبَرُّکات کی برکتیں ملنے سے متعلق ایک قرآنی واقعہ سنتے ہیں:

مقامِ ابراہیم سے تَبَرُّک

مقامِ ابراہیم وہ مبارک پتھر ہے جس پر اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا قدمِ مبارَک رکھا، تو جتنا ٹکڑا ان کے مبارک قدموں کے نیچے آیا، گیلی مٹی کی طرح نرم ہو گیا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا قدمِ مبارَک اس میں جم گیا، پھر جب ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قدم اُٹھایا، اللہ پاک نے دوبارہ اس ٹکڑے میں پتھر کی سختی پیدا کر دی کہ وہ نشانِ قدم محفوظ رہ گیا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۳۹۸ ملخصاً) ربِّ کریم نے رہتی دنیا کے تمام مسلمانوں کو مقامِ ابراہیم کی تعظیم کرنے اور اس کا قرب پانے اور اس کے قریب (Near) نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ

اللہ پاک پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 125 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ تَرْجَمَۂ کنزالعرفان: اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ (پ ۱، البقرۃ:۱۲۵)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مقامِ ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے کعبے شریف کی تعمیر کی، وہ بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَامُ کی بَرَکت سے شَعَائِرُ الله (اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ایک نشانی) بن گیا اور اس کی تعظیم ایسی لازم ہو گئی کہ طواف کے نفل اس کے سامنے کھڑے ہو کر پڑھنا سُنّت ہو گئے۔ جب بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے قدم پڑجانے سے صفا مروہ اور مقامِ ابراہیم شَعَائِرُ الله (اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ایک نشانی) بن گئے اور قابلِ تعظیم ہو گئے تو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام و اولیائے عظام رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزارات (Shrines)، جس میں یہ حضرات دائمی (لمبی مُدّت کے لئے) قیام (آرام) فرما (رہے) ہیں، یقیناً شَعَائِرُ الله (اللہ پاک کی نشانیاں) ہیں اور ان کی تعظیم (ہر ایک مسلمان پر) لازم ہے۔ (علم القرآن، ص ۴۸ ملخصا)

تفسیرِ صراط الجنان میں لکھا ہے: اس (آیتِ مبارکہ) سے معلوم ہوا! جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی (قدموں کو چومنے کی سعادت) حاصل ہو جائے وہ عَظَمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا! جب پتھر، نبی کے قدم مبارک لگنے سے عَظَمت والا ہو گیا تو حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات، اَہلِ بَیْت اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْھُمْ کی عَظَمت کا کیا کہنا۔ (لہٰذا) اس سے تبرُّکات کی تعظیم کا بھی ثبوت (Proof) ملتا ہے۔ (صراط الجنان، ۱/۲۰۵)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"

اے عاشقانِ اولیا! واقعی جو چیز بھی اللہ پاک کے نیک لوگوں سے نسبت پا جائے وہ بَرَکت

والی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اللہ والوں کے دامنِ کرم سے وابستہ رہئے، تَبَرُّکات کا خوب ادب کیجئے، ان کی تعظیم بجالایئے، ان کی بے ادبی سے اللہ پاک کی پناہ طلب کرتے رہئے اور یہ مَدَنی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں حصہ لینے والے بن جایئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ جس کے ذریعے مختلف زبان بولنے والوں، شخصیات اور تاجران کیلئے علاقائی سطح پر ہفتہ وار مَدَنی حلقے کی ترکیب بنائی جاتی ہے، چھوٹے شہروں میں یا ایسے مقامات جہاں کسی وجہ سے ہفتہ وار اجتماع ابھی شروع نہیں ہو پایا وہاں ہفتہ وار مدنی حلقہ یا مسجد اجتماع کی ترکیب ہوتی ہے۔ ہفتہ وار مدنی حلقے کے جدول میں تلاوت، نعت شریف، سنتوں بھرا بیان، دعا اور درود و سلام شامل ہے۔ کسی بھی شہر / علاقے میں ایک سے زائد ہفتہ وار مَدَنی حلقے الگ الگ دنوں اور مختلف مقامات پر لگائے جا سکتے ہیں۔ آپ بھی دینی کاموں میں ترقی کیلئے عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو تحریک دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہو چکی ہے۔ آیئے! ترغیب کیلئے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

رحمتوں کی برسات

فرید ٹاؤن (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے۔ دنیا کی رنگینیوں میں ایسے گم تھے کہ نہ نمازوں کا ہوش تھا اور نہ قبر و آخرت کی کوئی فکر۔ بس دنیا ہی حاصل کرنا زندگی کا مقصد بن چکا تھا۔ یوں زندگی کے قیمتی لمحات دنیا پانے کی خاطر ضائع ہو رہے تھے۔ اللہ پاک عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو سلامت رکھے اور اسے ترقی عطا فرمائے کیونکہ اس تحریک کی

بَرَکت سے لاکھوں لاکھ مسلمان نیکی کے راستے پر آ گئے ہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک دن اللہ پاک کی دی ہوئی توفیق سے نماز پڑھنے کے لیے انہیں مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد انہیں مسجد میں ہونے والے مَدَنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت) میں بیٹھنے کی سعادت مل گئی۔ درس بہت اچھا لگا، آخر میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی ترغیب دلائی گئی، انہوں نے بھی اجتماع میں شرکت کی نِیَّت کرلی اور مقررہ وَقْت پر سنّتوں بھرے اجتماع میں پہنچ گئے۔ جہاں پر ایک نیا ہی جہان آباد تھا، ہر طرف سُنّتوں کی بہاریں تھی، ایک عجیب سماں تھا، پُرسوز بیان اور رِقّت انگیز دعا نے ان کے دل کی دنیا بدل دی۔ انہوں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کی اور مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ سر پر عمامہ شریف، زُلفیں اور چہرے پر داڑھی بھی سجالی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بدگمانی سے بچیے!

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور اللہ پاک کے نیک بندوں سے بَرَکت والی چیز لینے میں دل میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے، دل میں مختلف وساوس کو جگہ دے کر، امتحان لینے اور آزمانے کی آرزو لے کر تَبَرُّکات لینے والے کو بسا اوقات ہاتھوں ہاتھ سزا بھی مل جاتی ہے۔ آیئے! اس بات کو ایک حکایت سے سمجھئے، چنانچہ

اللہ پاک کے ایک ولی کی خدمت میں بادشاہِ وَقْت حاضِر ہوا۔ ان کے پاس کچھ سیب کسی کی طرف سے تحفے میں آئے تھے۔ انہوں نے ایک سیب بادشاہ کو دیا اور کہا: کھاؤ۔ اس نے عرض کی: آپ بھی کھایئے۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وَقْت بادشاہ کے دِل میں خیال گزرا کہ یہ جو سب سے بڑا اچھے رنگ کا سیب ہے، اگر اپنے ہاتھ سے اُٹھا کر مجھے دے دیں تو میں

جان لوں گا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہی سیب اُٹھا کر فرمایا: ہم مصر گئے تھے، وہاں ایک جگہ پر بہت سے لوگ جمع تھے، دیکھا کہ ایک شخص کے پاس ایک گدھا ہے اور اس گدھے کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے۔ ایک شخص کی ایک چیز دوسرے کے پاس رکھ دی جاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے، گدھا ساری مَجْلِس کا دورہ کرتا ہے، جس کے پاس ہوتی ہے، جاکر سر ٹیک دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ پاک کے ولی فرمانے لگے: یہ حِکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سیب نہ دیں تو ہم ولی ہی نہیں اور اگر دیں گے تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دِکھایا۔ یہ فرما کر سیب بادشاہ کی طرف پھینک دِیا۔ (بدگمانی، ص ۳۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اس حکایت میں ہمارے لیے بھی سیکھنے کو بہت کچھ ہے کہ ہمیشہ دوسروں کے بارے میں اچھے گمان سے کام لینا چاہیے، اگر کوئی اللہ پاک کا نیک بندہ ولی مشہور ہو تب بھی اس کا امتحان لینے سے بچنا چاہیے اور ہمیشہ اچھا گمان رکھنا چاہیے۔

اسی طرح تَبَرُّکات کے معاملے میں شک نہیں کرنا چاہیے، البتہ یہ یاد رہے! ولی شریعت کا پابند ہوتا ہے۔ اگر لمبی لمبی لِٹّوں والا، بہت سی انگوٹھیاں پہننے والا، بے نمازی شخص ہمیں کسی مزار کے باہر مل جائے تو وہ ولی کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ بھی یاد رہے! ولی "عالِم" ہوتا ہے۔ آپ داتا صاحب، خواجہ صاحب، غوثِ پاک (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) بلکہ کسی بھی مشہور بزرگ کے واقعات پڑھیں گے تو آپ کو سب کی سیرت میں یہی ملے گا کہ ان کی زندگی کا ابتدائی حصہ عِلْمِ دین حاصل کرنے میں گزرا۔

یاد رکھئے! اچھا گمان رکھنے میں فائدے ہی فائدے ہیں، جبکہ بدگمانی میں نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ افسوس! آج کے دور میں ہماری ایک تعداد ہے جو اچھا گمان رکھنے کی بجائے بدگمانی کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے۔ بات بات پر بدگمانی کے نظارے عام ہیں۔ کسی کو فون کریں اور وہ ریسیو Receive نہ کرے تو بدگُمانی، بیٹے کی توجہ ماں سے کم ہو جائے تو فوراً بہو سے بدگُمانی، کسی اچھی نوکری سے فارغ ہو گئے

تو دفتر کے کسی فَرْد سے بد گُمانی، کاروبار میں نُقصان ہو گیا تو قریبی دُکاندار سے بد گُمانی، اپنی ہی کمزور کارکردگی یا کسی تنظیمی پالیسی کے پیشِ نظر تنظیمی ذمہ داری ختم کر دی گئی یا تبدیل ہو گئی تو ذِمہ داران سے بدگُمانی، نعت خوانی کے اِنتِظامات میں کمزوری ہوئی تو اِنتظام کرنے والوں سے بد گُمانی، نعت خوانی میں کوئی شخص عشقِ رسول میں جُھوم رہا ہے یا اپنے گناہوں کو یاد کر کے رو رہا ہے تو بد گُمانی، کسی بُزرگ یا پِیر نے اپنے مُرِیدِین کو ترغیب دلانے یا نعمت کا چرچا کرنے کی غرض سے اپنا کوئی واقِعہ بیان کر دیا تو اُن سے بدگُمانی، جس نے قَرْض لیا اور وہ رَابِطے میں نہیں آرہا یا جس سے مال بُک کروالیا وہ مِل نہیں رہا تو بد گُمانی، کسی نے وَقْت دیا اور آنے میں تاخیر ہو گئی تو بد گُمانی، کسی کے پاس تھوڑے ہی عرصے میں گاڑی، اچھّا مکان اور دیگر سہولیات آ گئیں تو بد گُمانی۔ الغرض! ہمارا معاشرہ اس وَقْت **بد گمانی کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے۔**

یاد رکھئے! **بد گمانی** دیگر کئی گناہوں میں مُبْتَلا کروا دیتی ہے، ☆ **بد گمانی** دوسروں کے عیب تلاش کرنے میں لگاتی ہے، ☆ **بد گمانی** حَسَد پر اُبھارتی ہے، ☆ **بد گمانی** غیبت کرواتی ہے، ☆ **بد گمانی** دل میں نفرتوں کے بیج اُگاتی ہے، ☆ **بد گمانی** آپس میں محبتیں ختم کر کے مزید دُوریاں بڑھاتی ہے، ☆ **بد گمانی** اچھے سُلوک سے محروم کرواتی ہے، ☆ **بد گمانی** بندے کو بد اَخلَاق بناتی ہے، ☆ **بد گمانی** اِلزام لگانے پر اُبھارتی ہے، ☆ **الغرض بد گمانی** دنیا اور آخرت میں رُسوا کرواتی ہے۔ لٰہذا عقل مند وہی ہے جو بد گمانی کی بجائے اچھے گُمان کی عادت اپنائے، کیونکہ ☆ **اچھا گمان** ایک عمدہ عبادت ہے، ☆ **اچھا گمان** گناہوں سے بچانے والا ہے، ☆ **اچھا گمان** رکھنا ایمان کے تقاضوں میں سے ہے، ☆ **اچھا گمان** ایمان کا حصہ ہے، ☆ **اچھا گمان** نیک لوگوں کی عادات میں سے ہے، ☆ **اچھا گمان** بندے کو ثواب کا حق دار بنا دیتا ہے، ☆ **اچھا گمان** دوسروں کی عزّتوں کی حفاظت کرنا سکھاتا ہے، ☆ **اچھے گمان** سے سکون اور قرار ملتا ہے،

☆اچھا گمان بندے کو شیطان کے دھوکے سے بچاتا ہے،☆اچھا گمان ایمان کو قوت دیتا ہے،☆اچھا گمان دل اور رُوح کو پاکیزہ کرتا ہے،☆اچھا گمان بندے کو نیک بناتا ہے،☆اچھے گمان سے اللہ پاک اور اس کے مَدَنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا ملتی ہے۔

ایک بار رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کعبے شریف کو مُخاطِب کرکے اِرشاد فرمایا: تُو خُود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے؟ تُو کتنی عظمت والا ہے اور تیری عزت کتنی عظیم ہے؟ اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اللہ پاک کے نزدیک مؤمن کی جان و مال اور اُس سے اچھا گمان رکھنے کی حُرمت، تیری حُرمت سے بھی زِیادہ ہے۔ (ابن ماجه، ابواب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۴/۳۱۹، حديث: ۳۹۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے تبرُّکات

اے عاشقانِ اولیاء! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سر سے پاؤں تک رحمت و بَرَکت ہیں، جو چیز بھی مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت کا شرف پاجاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے بَرَکت والا سمجھتے تھے۔ اسی لیے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کئی طریقوں سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے برکتیں پانے کی کوشش کرتے، برکتیں لینے کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ اَطہر کو چُھوتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُضو کے بچے ہوئے پانی کو بَرَکت والا پانی سمجھتے اور اس سے برکتیں اُٹھاتے، جس پانی سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا مبارک ہاتھ دھوتے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے چہروں اور بدن کے حصوں پر بَرَکت حاصل کرنے کی غرض سے مل لیا کرتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچے ہوئے کھانے سے بَرَکت

حاصل کرتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پسینۂ مبارکہ،لُعابِ مبارک،بال مبارک،انگوٹھی مبارک،بستر مبارک،لباس مبارک، چارپائی مبارک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی استعمال فرمائی ہوئی چٹائی مبارک سے بھی برکتیں حاصل کرتے، الغرض! ہر وہ چیز جسے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے تھوڑی یا زیادہ نسبت حاصل ہو جاتی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے اپنے لیے بَرَکت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا لیتے تھے۔احادیثِ مبارکہ میں اس طرح کے درجنوں واقعات موجود ہیں۔ آیئے!بَرَکت حاصل کرنے کے لئے 3 واقعات سنتے ہیں،چنانچہ

(1)منقول ہے:مشہور صحابیِ رسول،حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک قمیص اور مقدّس ناخنوں کے کچھ ٹکڑے محفوظ تھے۔جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وَقْتِ وصال آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وصیت فرمائی کہ مجھے اُس قمیص میں کفن دیا جائے جو نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں عطا فرمائی تھی اور وہ مبارک قمیص میرے جسم سے بالکل ملا کر رکھی جائے۔جبکہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ناخنوں کے بارے میں وصیت فرمائی کہ باریک کرکے آنکھوں اورمنہ پر رکھ دیئے جائیں۔اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:یہ کام ضرور کرلینا اور مجھے سب سے زیادہ رحم وکرم فرمانے والے ربِّ کریم کے حوالے کردینا۔

(اسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ،باب المیم ولعین،۵/۲۲۳)

(2)مسلم شریف میں ہے:حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:میں نے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے اس پیالے سے ہر قسم کے شربت،شہد،نبیذ،پانی اور دودھ پلائے ہیں۔(مسلم،کتاب الاشربۃ،باب اباحۃالنبیذ...الخ،ص۸۵۷،حدیث:۲۰۰۸)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لوگوں کو دکھا کر فرمایا: اس پیالے سے میں نے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بہت قسم کے شربت اور دودھ پلایا ہے یعنی یہ پیالہ بڑا ہی بَرَکت والا ہے کہ اسے حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہاتھ اور لب کئی بار لگے ہیں۔ معلوم ہوا! حضراتِ صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین)، حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استعمالی برتنوں کو بَرَکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے اور لوگوں کو اس کی زیارت کراتے تھے۔

مثنوی شریف میں ہے: حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر وہ کپڑے کا دستر خوان تھا، جس سے حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہاتھ و منہ پونچھ (صاف کر) لئے تھے، جب وہ میلا (Dirty) ہو جاتا تھا تو اسے آگ میں ڈال دیتے، میل جل جاتا کپڑا محفوظ رہتا تھا۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۸۱ ملتقطاً وملخصاً)

(3) مسلم شریف کی ایک اور روایت میں ہے: امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صاحبزادی حضرت اَسماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے پاس مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک جُبّہ (Jubbah) تھا۔ (ایک مرتبہ) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا نے وہ جُبّہ نکالا اور فرمایا: یہ جُبّہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسے پہنا کرتے تھے، اب ہم اسے بیماروں کے لئے دھوتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب اللباس و الزینة، باب تحریم لبس الحریر...الخ، حدیث: ۲۰۶۹، ص ۸۸۳)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب لوگ اس کی زیارت کرنے آتے تھے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا یہ فرماکر زیارت کراتی تھیں کہ یہ حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ وصالِ ظاہری سے پہلے پہنا کرتے تھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لباس کی زیارت کرانا سُنّتِ صحابہ ہے جیسا کہ آجکل بال مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

معلوم ہوا! بزرگوں کے تَبَرُّکات کی زیارت کرانا، ان کا لباس دھو کر بیماروں کو پلانا سُنّتِ صحابہ ہے، ان میں شفا ہے۔ آبِ زمزم حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی سے پیدا ہوا، تمام بیماریوں کے لئے شفاہے۔(مرآۃ المناجیح،۶/۹۸ ملخصاً) بعض حضرات اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی خدمت میں حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے تَبَرُّکات کی زیارت کرنے آیا کرتے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا انہیں زیارت کراتی تھیں۔(مرآۃ المناجیح،۶/۹۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ و اہلبیت! معلوم ہوا! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عقیدہ تھا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تَبَرُّکات میں برکتیں ہی برکتیں ہیں۔ ہمیں بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے اور بزرگوں سے منسوب تَبَرُّکات مثلاً ان کے لباس، استعمال کی چیزیں، رہنے کی جگہیں، عبادت کرنے کے مقامات، الغرض! ان سے نسبت رکھنے والی کوئی بھی چیز ہو، ہمیں اس کا ادب اور احترام کرنا چاہیے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں سے** شفائیں ملتی ہیں، **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں سے** فیض پانا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔ **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی** برکتوں سے رِزْق میں کشادگی ہوتی ہے۔ **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں سے** سُکون ملتا ہے۔ **تَبَرُّکات کی برکتوں سے** فیض پانا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ رہا ہے، **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی** برکتوں سے دنیا و آخرت کی پریشانیاں دُور ہوتی ہیں۔

نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں** سے بیماریاں ٹلتی ہیں، **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات کی برکتوں سے** گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور **نیک لوگوں کے تَبَرُّکات** کے ادب و احترام کی وجہ سے سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہدایت پا جاتے ہیں

۔اس میں کوئی شک نہیں کہ **تَبَرُّکات کی زیارت سے** دلوں کو چین ملتا ہے،**تَبَرُّکات کی زیارت سے** آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے،**تَبَرُّکات کی زیارت** کے وَقْت دعا کے قبول ہونے کے امکان (Chance)بڑھ جاتے ہیں،**تَبَرُّکات کی زیارت** سے اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں،**تَبَرُّکات کی زیارت سے** گناہوں سے بیزاری و نفرت کا ذہن بنتا ہے،**تَبَرُّکات کی زیارت سے** ذہنی سکون ملتا ہے، **تَبَرُّکات کی زیارت سے** زبان پر ذِکْرُاللہ جاری ہوجاتا ہے۔**تَبَرُّکات کی زیارت سے** نیکیاں کرنے کا جذبہ ملتا ہے۔آیئے!اسی تعلق سے ایک حکایت سنتے ہیں،چنانچہ

تَبَرُّک کے ادب کی برکتیں

حضرت ابو علی روز باری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بہن فاطمہ بنت احمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا فرماتی ہیں:شہرِ بغداد میں کچھ نوجوانوں نے اپنے میں سے ایک کو کسی ضرورت سے بھیجا،اس نے واپس آنے میں تاخیر کردی،یہ لوگ غصہ کرنے لگے،اتنے میں وہ ایک خربوزہ(Melon)لئے ہنستا ہوا پہنچا۔نوجوانوں نے پوچھا:ایک تو تُو دیر سے آرہا ہے،اس پر ہنستا بھی ہے؟لڑکے نے کہا،میں آپ لوگوں کے لئے ایک عجیب چیز لایا ہوں۔سب نے پوچھا:وہ کیا؟لڑکے نے اپنے ہاتھ کا خربوزہ انہیں پیش کیا اور کہا:اس خربوزے پر حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہاتھ رکھ دیا تھا،اس لئے میں نے اسے 20 دِرہم میں خرید لیا۔اس کی بات سُن کر سب نے خربوزے کو چُوما اور اپنی اپنی آنکھوں سے لگایا۔ان میں سے ایک نے کہا،حضرت بشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کس چیز نے اس مقام پر پہنچایا؟کسی نے کہا:تقویٰ نے۔سُوال کرنے والے نے کہا:میں تمہیں گواہ بنا کر اللہ پاک سے توبہ کرتا ہوں،اس کے بعد سب نے اسی کی طرح توبہ کی،پھر وہ سب طرطوس نامی شہر تشریف لے گئے اور وہیں شہادت کا رُتبہ پالیا۔

(الروض الریاحین،ص۲۱۸)

عقیدتمندوں کی بھی مغفرت

امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نماز کے احکام"** صفحہ نمبر 372 پر تحریر فرماتے ہیں: حضرت بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، **ما فَعَلَ اللہُ بِكَ؟** یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا مَعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، اللہ کریم نے مجھے بخش دیا اور ارشاد فرمایا: تم کو بلکہ تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے، ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، اے اللہ پاک مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ تو اللہ کریم کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور فرمایا: قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے، اُن سب کو بھی میں نے بَخْش دیا۔ (شرح الصدور، ص۲۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیاء! غور کیجئے! حضرت بشرِ حافی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے ہاتھ لگائے ہوئے خربوزے کا ادب کرنے کی وجہ سے ان نوجوانوں کے دلوں کی دنیا بدل گئی، انہوں نے گناہوں سے توبہ کی اور شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہوئے، اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملا! اگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی کسی چیز کا دل سے اِحترام کیا جائے تو بندے دِین و دنیا کی سعادتوں سے سرفراز ہوسکتے ہیں۔ آج بھی جب مساجد میں، اِجتماعِ میلاد میں اور دیگر مقامات پر تَبَرُّکات کی زیارت ہوتی ہے تو لوگ مَحَبَّت و عقیدت سے اس میں شرکت کرتے ہیں اور اپنی آنکھوں کو روشن کرتے ہیں۔ یوں لوگوں میں دِین پر عمل کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور لوگ نیک کاموں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَبَرُّکات کی توہین پر سزائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح تَبَرُّکات کی تعظیم اوراِحترام کرنے سے کئی فائدے ملتے ہیں اور برکتیں نصیب ہوتی ہیں، اسی طرح اگر ان کی تعظیم نہ کی جائے اور ان کی بے ادبی و توہین کی جائے توبسا اوقات دنیا میں ہی اس کی سزا بھی مل جاتی ہے۔ اس کی سب سے واضح مثال **تابوتِ سکینہ** ہے، چنانچہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عجائب القرآن مع غرائب القرآن "** کے صفحہ نمبر 52-53 پر لکھا ہے:

(تابوتِ سکینہ) شمشاد کی لکڑی کا ایک صندوق تھا جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام پر اُترا، جو ساری زندگی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے پاس ہی رہا، پھر وراثت کے طور پر نسل در نسل ہوتا ہوا آپ عَلَیْہِ السَّلام کی اولاد کو ملتا رہا، یہ بڑا ہی مُقَدَّس اور بَرَکت والا صندوق (Box) تھا۔ بنی اسرائیل میں جب کوئی اختلاف پیدا ہوتا تھا تو لوگ اسی صندوق سے فیصلہ کراتے تھے، صندوق سے فیصلے کی آواز اور فتح کی خوش خبری سُنی جاتی تھی، بنی اسرائیل اس صندوق کو وسیلہ بنا کر دعائیں مانگتے تھے تو ان کی دعائیں مقبول ہوتی تھیں، بلاؤں کی مصیبتیں اور بیماریوں کی آفتیں ٹل جایا کرتی تھیں، الغرض یہ صندوق بنی اسرائیل کے لئے تابوتِ سکینہ، بَرَکت ورحمت کا خزانہ اور مددِ الٰہی کے اُترنے کا نہایت مُقَدَّس اور بہترین ذریعہ تھا۔ مگر جب بنی اسرائیل طرح طرح کے گناہوں میں ملوث ہوگئے اور ان لوگوں میں گناہ و نافرمانی اور گناہوں کا دور دورہ ہو گیا تو ان کی بداعمالیوں کی نحوست سے ان پر خدا پاک کا یہ عذاب اُترا کہ قومِ عَمَالِقَه کے بدبختوں نے ایک لشکر کے ساتھ ان لوگوں پر حملہ کر دیا، ان لوگوں نے بنی اسرائیل کا قتلِ عام کرکے ان کی بستیوں کو تباہ وبرباد کر ڈالا۔ عمارتوں کو توڑ پھوڑ کر سارے شہر کو تباہ وبرباد کر ڈالا اور بَرَکت والے صندوق کو بھی اُٹھا کر لے گئے۔ اس مقدس تَبَرُّك کو گندگی کے کُوڑے خانہ میں پھینک دیا۔ لیکن اس

بے ادبی کا قومِ عَمَالِقَہ پر یہ وبال پڑا کہ یہ لوگ طرح طرح کی بیماریوں اور بلاؤں میں جکڑ دیئے گئے۔ چنانچہ قومِ عَمَالِقَہ کے 5 شہر بالکل برباد اور ویران ہوگئے۔ یہاں تک کہ ان بدنصیبوں کو یقین ہو گیا کہ یہ سب صندوقِ رحمت کی بے ادبی کا عذاب ہے، لہٰذا ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو بنی اسرائیل کی بستیوں کی طرف ہانک دیا۔ (عجائب القرآن، ص ۵۳، ۵۲ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا! بزرگوں کے تَبَرُّکات کی توہین و بے ادبی کرنا اللہ پاک کے غضب کو دعوت دینا ہے، کیونکہ قومِ عَمَالِقَہ نے جب اس بَرَکت والے صندوق کی بے ادبی کی تو ان پر اللہ پاک کے غضب کا ایسا پہاڑ ٹُوٹا کہ وہ بلاؤں میں گھر گئے اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہم پر بلاؤں اور بیماریوں کا حملہ اسی بَرَکت والے صندوق کی بے ادبی کی وجہ سے ہوا ہے۔ چنانچہ اسی لئے ان لوگوں نے اس مقدس صندوق کو بیل گاڑی پر رکھ کر بنی اسرائیل کی بستی کی جانب بھیج دیا تاکہ وہ لوگ غضبِ الٰہی سے نجات پالیں۔

اس واقعے سے یہ سبق بھی ملا کہ کوئی بھی قوم تب تک اللہ پاک کی رحمتوں اور نعمتوں سے حصہ پاتی رہتی ہے، جب تک وہ اس کی فرمانبرداری کرتی رہے۔ جب وہ اللہ پاک کی نافرمانی اور گناہوں میں مُبْتَلا ہو جائے تو دنیا اور آخرت کی کئی پریشانیاں ان کا مقدّر بن جاتی ہیں، جیسا کہ بنی اسرائیل کے ساتھ ہوا کہ جب تک وہ انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام کے فرمانبردار بن کر رہے، ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرتے رہے اور ان کے احکامات کی پیروی کرتے رہے تو نہایت سکون و اطمینان سے رہے لیکن جیسے ہی انہوں نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتائے ہوئے اللہ پاک احکامات سے منہ موڑا، ذِلّتیں

اور رُسوائیاں ان کا مقدر بن گئیں۔ اگر غور کیا جائے تو آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ صدیوں تک مسلمان دنیا پر غالب رہے اور ہر میدان میں ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب سے قرآنِ کریم کے احکامات اور اس کی تعلیمات پر عمل سے دُور ہونے لگے اور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری اور اسلامی احکامات سے منہ موڑا تو طرح طرح کی مصیبتوں اور بلاؤں میں مُبْتَلا ہوتے گئے اور آج جو حالت ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

اے عاشقانِ رسول! اب بھی وَقْت ہے، آج بھی اگر ہم شریعت پر عمل کرنے والے بن جائیں تو مصیبتوں سے نجات پاسکتے ہیں، شریعت پر عمل کی بَرَکت سے بے سکونیاں ختم ہو سکتی ہیں، شریعت پر عمل کی بَرَکت سے نفرتوں کی دِیواریں، محبتوں کی فضاؤں میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ جب ہماری پیدائش کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور ہم شریعت کے احکام سے آزاد بھی نہیں ہیں اور ہمیں قیامت کے دن اپنے ہر عمل کا حساب بھی دینا ہے تو اس کی عبادت سے غافل ہو جانا، اس کے احکامات کو کوئی اَہَمِّیَّت نہ دینا اور دنیا کے کام کاج میں ہی مصروف رہنا کہاں کی عقلمندی ہے؟،

جامعۃ المدینہ آن لائن

تو آیئے! اپنی زندگی کو بامقصد زندگی بنانے اور شریعت و سُنّت پر عمل کا ذہن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دینِ متین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"جامعۃ المدینہ آن لائن"** بھی ہے، جامعۃ المدینہ آن لائن کے تحت 4 سالہ **درسِ نظامی کورس** کروایا جاتا ہے، درجے کا دورانیہ روزانہ تقریباً 1 گھنٹہ ہے۔ **شعبہ آن لائن کورسز** کے تحت 30 کورسز کروائے جارہے ہیں، جن میں **چند کورسز کے نام اور مختصر تعارف** سُنیے:

تفسیرِ قرآنِ کریم پر2طرح کے کورسز ہیں:(1)**"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"**:جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر**"تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان"**مکمل پڑھائی جاتی ہے،اس کی مُدَّت تقریباً **26 ماہ** ہے۔(2)**فیضانِ تفسیر**:جس میں پورے قرآنِ کریم کی تفسیر مختصراً پڑھائی جاتی ہے،اس کی مُدَّت تقریباً92دن ہے۔ **فیضانِ بہارِ شریعت کورس**:اس کورس میں عالم بنانے والی کتاب **بہارِ شریعت** 12ماہ میں تقریباً پوری پڑھائی جاتی ہے۔**فقہ وعقائد کورس**:اس کورس کی مُدَّت بھی12ماہ ہے،اس میں عقائد وفقہ کی مختلف کتب پڑھائی جاتیں اور فرض عُلوم سکھائے جاتے ہیں۔**فیضانِ نماز کورس** اور **طہارت کورس**:ان دونوں کورسز میں **نماز اور طہارت(پاکی/ناپاکی)کے مسائل** تفصیل سے پڑھائے جائے ہیں۔ان دونوں کورسز کی مدت63دن ہے۔**فیضانِ حج اور فیضانِ عمرہ کورس**:حج وعمرہ کی سعادت پانے کے لئے جانے والے خوش نصیبوں کے لئے بہت سے شاندار کورسز ہیں جن میں **حج اور عمرہ** کے تفصیلی احکام اور طریقہ سکھایا جاتاہے،ان کورسز کی مُدَّت تقریباً **ایک ماہ اور روزانہ درجے کا دورانیہ تقریباً30منٹ** ہے۔**نیو مسلم کورس**:اسلام قبول کرنے والے نئے مسلمانوں(New Muslims)کے لئے بہترین کورس ہے،اس کی مدت **72 دن** ہے۔ **سنّتِ نکاح کورس**:شادی شدہ اور غیر شادی شدہ افراد کے لئے بہت شاندار کورس ہے،جس میں نکاح کے مسائل،میاں بیوی کے حقوق،گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے؟اور بہت کچھ اس کورس میں شاملِ نصاب ہے،اس کی مُدَّت30دن ہے۔

ان کورسز کے علاوہ مزید یہ کورس بھی کروائے جاتے ہیں:

(1)فیضانِ فَرض عُلوم کورس،(2)کفن دفن کورس،(3)فیضانِ رَمَضان کورس،(4)فیضانِ زکوٰۃ کورس،(5)فیضانِ تَصَوُّف کورس،(6)عربی گرامر کورس،(7)فیضانِ شمائلِ مُصطَفٰے کورس اور(8)احکامِ قربانی کورس وغیرہ۔ان میں سے اکثر کورسز کے درجے کا دورانیہ **روزانہ30منٹ** اور کچھ کا **1 گھنٹہ** ہے۔عِلمِ دین

حاصل کرنے کے خواہش مند عاشقانِ رسول کے لئے ان کورسز کے ذریعے عِلمِ دِین حاصل کرنے کا سنہری موقع ہے۔دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈیپارٹمنٹ (Department) کے آپشن (Option) میں جاکر **جامعۃ المدینہ آن لائن** سے اس کا داخلہ فارم پُر کریں اور عِلمِ دین کا خزانہ حاصل کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ باندھنے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 **مَدَنی پھول**" سے عمامہ باندھنے کی چند سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔پہلے دو (2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔(فِرْدَوس الْاَخْبار، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔(کَنْزُالْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ نمبر 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مُبْتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلان:

عمامہ باندھنے کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا انہیں سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک) 10 اکتوبر 2019

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): غور و فکر: 5 منٹ، کل دورانیہ 15 منٹ

عمامہ باندھنے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار اُنگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۲) (بیچ کی اُنگلی کے سرے سے لیکر کُہنی تک کا ناپ ایک ہاتھ کہلاتا ہے) ☆عمامہ قبلے کی طرف رُخ کرکے کھڑے کھڑے باندھئے۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس، ص ۳۸) ☆عمامے میں سُنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۱۸۶) ☆طِبّی تحقیق کے مطابِق دردِ سر کیلئے عِمامہ شریف پہننا بَہُت مفید ہے۔ ☆عمامہ شریف سے دماغ کو قُوّت ملتی اور حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ☆عمامہ شریف باندھنے سے دائمی نَزلہ نہیں ہوتا یا ہوتا بھی ہے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں۔ ☆عمامہ شریف کا شملہ نچلے دھڑ کے فالج سے بچاتا ہے کیوں کہ شملہ حرام مغز کو موسمی اثرات مثلاً سردی گرمی وغیرہ سے تحفُّظ فراہم کرتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بارشیڈول کے مطابق "مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دعائیں یہ ہیں:

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب مایقول اذا دخل المسجد؟، ص ۲۸۱، حدیث: ۱۶۵۲)

مسجد سے نکلتے وَقت کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے تیرے فضل کا سُوال کرتا ہوں۔

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب مایقول اذا دخل المسجد؟، ص ۲۸۱، حدیث: ۱۶۵۲)

(خزینۂ رحمت، ص۸۷،۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک کام)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک کام کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک کام کے رِسالے سے آج غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک کام پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3)جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اورآئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک کام پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے نیک کام پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6)جن نیک کام پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک کام کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8)کل بھی نیک کام کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9)رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ نیک کام کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک کام پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی نیک کام کے رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک کام)

یومیہ 49 نیک کام:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَ اللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات استعمال کیں؟ (11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟ (12) دو مدنی درس دیئے یا سنے؟ (13) مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا "یا" پڑھایا؟ (14) 12 منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار 4 صفحات پڑھے یا سُنے؟ (15) غور و فکر کیا؟ (16) صلوٰۃُ التوبہ ادا کی؟ (17) چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟ (18) سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟ (19) تہجد، اشراق وچاشت اور اوّابین ادا کی؟ (20) تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟ (21) کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟ (22) دو پر انفرادی کوشش کی؟ (23) دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟ (24) اپنے نگران کی اطاعت کی؟ (25) مانگ کر چیزیں

استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں،ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت،گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟(35)صدائے مدینہ لگائی؟(36)آنکھوں کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ،غیبت، چغلی، حسد، تکبر،وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40)مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41)وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44)نماز اور دعا میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46)زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور 4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یامدنی مذاکرہ آڈیو،ویڈیو یامدنی چینل 1 گھنٹہ 12 منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری،طنز،دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49)ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

﴿۞﴾لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ ﴿۞﴾قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12 منٹ

ہفتہ وار 8 نیک کام

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4 پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)علاقائی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع (ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57)مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک کام پر عمل کرے،روزانہ غور وفکر کے ذریعے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے،اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد